کتاب نما

ادارہ

نام کتاب : تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم (الجزء الثانی)

مصنف : الإمام عبدالحمید الفراہیؒ

مرتب : الدکتور عبیداللہ الفراہی

مراجعت : الشیخ محمد امانت اللہ اصلاحی

ناشر : الدائرہ الحمیدیہ، مدرسۃ الاصلاح، سرائے میر، اعظم گڑھ

سن اشاعت: ۲۰۱۰ء

صفحات : ۵۱۴

قیمت : (غیر مندرج)

قرآن مجید کی ہر سورہ سے متعلق مولانا حمیدالدین فراہیؒ کے تفسیری افکار و آراء کا مجموعہ ''تعلیقات فی تفسیر القرآن الکریم'' کے نام سے دو جلدوں میں منظر عام پر آچکا ہے۔ جلد اول سورہ فاتحہ سے شروع ہوکر سورہ نور پر ختم ہوجاتی ہے اور اس میں کل ۴۵۰ صفحات ہیں۔ جلد دوم سورہ فرقان سے لے کر ختم قرآن تک کی سورتوں پر مشتمل ہے اور اس میں کل ۵۱۴ صفحات ہیں جلد اول کا تعارف علوم القرآن ج ۲۵ شمارہ نمبر ۲ (جولائی - دسمبر ۲۰۱۰ء) میں آچکا ہے۔

زیر نظر تعلیقات جلد دوم میں علامہ فراہیؒ نے جابجا احادیث اور اقوال صحابہ کی طرف اشارہ کیا ہے (ملاحظہ ہو ص ۲۷، ۵۰، ۹۱، ۹۶، ۱۴۱، ۱۵۰، ۱۶۰، ۱۶۸، ۲۴۳، ۲۴۸، ۲۵۵، ۲۶۰، ۲۶۴، ۲۶۷، ۲۷۱، ۲۷۴، ۲۷۵، ۳۰۵، ۳۲۱، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۴۱، ۳۴۶، ۳۵۰) احادیث کے باب میں مولانا فراہیؒ کا نقطہ نظر اکثر موضوع بحث بنتا رہا ہے لیکن

واقعہ یہ ہے کہ علامہ فراہیؒ نے احادیث کے باب میں اسی متفقہ اصول سے کام لیا ہے جو صحابہ کرام اور علمائے سلف کا متفقہ اصول رہا ہے کہ قرآن و حدیث میں تصادم کی صورت میں قرآن مجید کو ترجیح حاصل ہوگی۔ متعدد صحابہ کرام مثلاً حضرت عمر فاروقؓ، حضرت عائشہؓ اور حضرت عبداللہ ابن عباسؓ کے یہاں اس کی واضح مثالیں ملتی ہیں کہ انھوں نے محض اس بنا پر حدیث کو رد کر دیا کہ وہ ان کے نقطۂ نظر سے قرآن مجید کے خلاف تھیں، مولانا فراہیؒ نے بھی اپنی تفسیر میں تفسیر القرآن بالقرآن کو اصل اصول کی حیثیت سے اختیار کیا ہے اسی وجہ سے ان کے مجموعہ تفاسیر میں احادیث بہت کم نقل ہوئی ہیں اس نسبت سے مولانا فراہی پر اعتراض بھی کیا جاتا ہے۔ لیکن تعلیقات فراہی کا مطالعہ کرنے سے بہت حد تک اس اعتراض کی نفی ہو جاتی ہے کیونکہ مذکورہ بالا اشارہ جات احادیث و اقوال صحابہ سے مولانا فراہیؒ کی گہری واقفیت کا بین ثبوت ہیں۔

اسی طرح اس میں مولانا نے قدیم مفسرین بالخصوص طبری، رازی، کشاف، ابن کثیر، بیضاوی، درمنثور، مہائمی اور شاہ عبدالقادر کی تفاسیر سے بھی استفادہ کیا ہے اور بعض مقامات پر ان مفسرین کی آراء پر تنقید کرتے ہوئے اپنا مدلل نقطۂ نظر بھی پیش کیا ہے (ملاحظہ ہو ص ۵۳، ۹۹، ۱۱۶، ۱۱۹، ۱۴۷، ۲۰۹)

امام فراہیؒ کا یہ منہج رہا ہے کہ وہ الفاظ کے لغوی معنیٰ و مفہوم کی تشریح اور اسالیب کلام کی توضیح کے لیے کلام عرب سے استشہاد کرتے ہیں۔ زیر نظر تعلیقات میں بھی جا بجا کلام عرب کے حوالے نظر آتے ہیں (ملاحظہ ہو ص ۳۶، ۶۴، ۲۲۰، ۲۸۳، ۲۹۸، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۱۳، ۳۴۲، ۳۵۷، ۳۶۴، ۳۷۷، ۳۹۰، ۴۳۰، ۴۹۳، ۴۹۵)

اس کے علاوہ قرآن کریم کی روشنی میں سورہ کے زمانہ نزول کی تعیین، عمود سورہ کی تعیین، سورہ کے مابین باہمی ربط اور ماقبل و مابعد کی آیات میں ربط کی متعدد مثالیں بھی نظر آتی ہیں۔ اسی طرح نحوی تراکیب، ماہرین نحو پر گرفت، حذف کلام اور بلاغت کی مثالیں بھی جا بجا موجود ہیں۔ متعدد مقامات پر قدیم صحائف کا حوالہ بھی ہے اور بعض آیات کی انتہائی دلنشیں اور دل لگتی تشریح بھی کی گئی ہے۔ اس طرح سے علامہ فراہی کے تفسیری حواشی